REGD. No. L. 525

فون نمبر ۴۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ سات پائی سابقہ)

جلد ۵۰/۱۵ — ۱۴ ہجرت ۱۳۴۰ ہش — ۱۴ مئی ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۳ مئی۔ بوقت آٹھ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو کچھ ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت بھی ہلکی درد باقی ہے۔ عام طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس عنقریب اقوام متحدہ کی زیر حفاظت منعقد ہوگا

اقوام متحدہ کی سیاسی اور فوجی منصوبہ بندی کی وجہ سے حالات سدھر رہے ہیں

نیویارک ۱۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگو میں اقوام متحدہ کی زیر حفاظت پارلیمنٹ کا اجلاس جلد بلایا جائے گا۔ کانگو کے صدر کاسا دوبو نے لیوپولڈول میں اقوام متحدہ کے حکام کو بتایا کہ وہ کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس جلد بلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں اقوام متحدہ کے حکام سے مدد مانگی ہے۔ یاد رہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پچھلے مہینے ایک مفصل قرارداد منظور کی تھی جس میں دوسرے امور کے علاوہ کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے پر بھی زور دیا گیا تھا۔

نیویارک سے اطلاع ملی ہے کہ کانگو کے حالات کی اصلاح وہاں اقوام متحدہ کی سیاسی اور فوجی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے (بھارت کے) راجیشول دیال کی عدم موجودگی نے بھی صدر کاسا دوبو اور اقوام متحدہ کے تعلقات بہتر بنانے میں بڑی مدد دی ہے کانگو کے وزیر خارجہ مسٹر بمبوکو اب صدر کاسا دوبو کو قائل کر چکے ہیں کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانا ضروری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کانگو کے صدر کاسا دوبو اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہیمرشولڈ میں بھی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کے مطابق صدر کاسا دوبو نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کو کانگو میں اقوام متحدہ کے اقدامات کی اساس کے طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اور مسٹر ہیمرشولڈ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کاسا دوبو کے اختیارات کا احترام کریں گے۔

مشرقی پاکستان میں طوفان سے متاثر ہونے والوں کی دل کھول کر مدد کی جائے

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی اپیل

راولپنڈی ۱۳ مئی۔ صدر ایوب نے پاکستانی عوام اور بیرونی ممالک میں پاکستان کے دوستوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم بھیجوائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مصیبت زدگان کی مدد کے لئے صدر کے فنڈ کی ۸ لاکھ روپے کی رقم فی الفور مشرقی پاکستان کو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ طوفان زدگان کو فوری امداد دی جا سکے۔

صدر ایوب نے کہا کہ ہمارے پاس جو رقم ہے وہ امداد کی ضرورتوں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اس لئے ہر شخص کو فراخدلی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ امداد دینی چاہیئے۔

صدر نے کہا مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اس علاقہ میں طوفانوں کے بار بار آنے سے انسانی ہمدردی رکھنے والے لوگوں کے دل مصیبت زدوں کی تکلیف محسوس کریں گے۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ فراخدلی کے ساتھ ان مصیبت زدوں کی مدد کریں گے۔

صدر نے امداد کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان ایک دفعہ پھر تباہی کا شکار ہوا ہے۔ پچھلے دو طوفانوں کے مقابلہ میں اس مرتبہ زیادہ علاقہ طوفان کی زد میں آیا ہے۔ کھلنا اور باریسال کے اضلاع دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ متاثر ہوئے۔ دوسرے آٹھ اضلاع کو بھی خاصہ نقصان پہنچا ہے۔

کانگو میں روسی اسلحہ استعمال کرنے کی دھمکی

اکرہ ۱۳ مئی۔ غانا کے صدر نکرومہ نے متنبہ کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے کانگو میں باہر سے ملنے والے اسلحہ کی روک تھام کا انتظام نہ کیا اور پارلیمنٹ کا اجلاس نہ بلایا تو گھانا روسی اسلحہ کی مدد سے لومبا کے حامی مسٹر گزنیگا کی حمایت کرے گا۔

مڈل کے نتیجہ کا اعلان ۱۷ مئی کو ہوگا

لاہور ۱۳ مئی۔ ڈائرکٹوریٹ آف ایجوکیشن لاہور نے ۱۵ فروری میں جو مڈل کا امتحان لیا تھا اس کے نتیجہ کا اعلان ۱۷ مئی کو کر دیا جائے گا۔

روسی سائنسدانوں کی دریافت

ماسکو ۱۳ مئی۔ روسی سائنسدانوں نے ایک اہم دریافت کا اعلان کیا ہے انہوں نے جودریل بینک ریڈیو لیبارٹری کے ذریعہ زہرہ سے منعکس کر کے یہ پتہ چلایا ہے کہ زہرہ کی ایک دن کی گردش زمین کی دس روز کی گردش کے لگ بھگ ہے۔

فرقہ وارانہ ذہنیت کی مذمت

نئی دہلی ۱۳ مئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کانگرس پارلیمانی پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے ایک اقلیت کی فرقہ واریت بری چیز ہوتی ہے لیکن اکثریت کی فرقہ واریت اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ کانگرسی ارکان کو چاہیئے کہ وہ انتشار انگیز طاقتوں کا مقابلہ کریں اور فرقہ واریت سے کوئی سمجھوتہ نہ کریں۔

گندم کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے

لاہور ۱۳ مئی۔ لاہور اور راولپنڈی میں گندم۔ چنا اور جو کی قیمتیں گذشتہ سال کی اسی مدت کی قیمتوں سے زیادہ ہو گئی ہیں سرکاری اطلاع کے مطابق گندم اور چنے کی قیمتوں میں پچاس پیسے فی من کا اضافہ ہوا ہے۔ لاہور اور راولپنڈی میں گندم اٹھارہ روپے اور ستر پیسے فی من کے حساب سے فروخت کی جا رہی ہے۔ گذشتہ سال ان ایام میں یہاں گندم سولہ روپے من کے بھاؤ بک رہی تھی۔

"یوم خلافت" کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائیگی یہ وہ دن ہے جب جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع ہوا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں۔ اور اس دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ مئی ۶۱ء

فلاح کیلئے الٰہی ہدایات

اللہ تعالیٰ نے ہم کو قرآن کریم کے آغاز ہی میں انسانی زندگی کے لئے لائحہ عمل واضح طور پر بتا دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلک الکتاب لاریب
فیہ ھدی للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ ومما
رزقناھم ینفقون۔

یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں کہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔

انسانی فلاح کے لئے اسلام ایمان بالغیب کو بنیادی چیز قرار دیتا ہے جب تک ہمارا ایمان ایک ایسے وجود پر پہلے محکم نہ ہو جو حواس ظاہری سے تو محسوس نہیں ہوتا مگر جس نے یہ تمام کائنات پیدا کی ہے اور جو اس کو نہایت حکمت سے چلا رہا ہے اس وقت تک سمجھنا چاہیئے کہ ہماری فلاحی زندگی کی بنیاد قائم نہیں ہوگی سو پہلی بات جو ضروری ہے وہ ایمان بالغیب ہے دوسری چیز الصلوٰۃ ہے الصلوٰۃ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے مراد ہے وہ تمام کام جو اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان کو محکم کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ایمان بالغیب خلا میں پیدا نہیں ہوتا اور نہ غیب کوئی خلا ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور حقیقت سے تعلق قائم کرنا بھی ایک حقیقت ہے۔

تیسری چیز جو انسانی زندگی کی فلاح کے لئے ضروری ہے وہ حقوق العباد کا نگاہ رکھنا ہے۔ ممّا رزقناھم ینفقون مطلب یہ ہے کہ متقی لوگ وہ ہوتے ہیں جو ایمان بالغیب اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد بھی کما حقہ ادا کرتے ہیں۔

انسانی زندگی کی فلاح کے یہ تین مختلف پہلو ہیں جن کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جو شخص ایمان بالغیب سے عاری ہو وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کما حقہ ادا نہیں کر سکتا اسی طرح جو حقوق اللہ کو ادا نہیں کرتا اسکو ایمان بالغیب بھی نصیب نہیں ہوتا اور نہ وہ حقوق العباد کما حقہٗ ادا کر سکتا ہے اور جو شخص حقوق العباد ادا نہیں کرتا اس کا ایمان بالغیب بھی واجبی ہوتا ہے اور حقوق اللہ بھی اس سے ادا ہونا مشکل ہے! اس طرح یہ تینوں چیزیں ایک حقیقت کے مختلف پہلو ہیں۔ انسانی فلاح اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک یہ تینوں پہلو یکساں طور پر ترقی پذیر نہ ہوں۔

اس طرح اسلام ہمیں صحیح زندگی گذارنے۔ ایسی زندگی گذارنے کے لئے جو ہماری فلاح کی ضامن ہو ہمارے فرائض کے تمام پہلو ہمارے سامنے رکھتا ہے اور بتاتا ہے کہ ان تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھنے کا نام ہی حقیقی فلاح ہے! اور یہی تقوی ہے جو شخص ان میں سے کسی پہلو کو نظرانداز کرتا ہے وہ دوسرے دونوں پہلوؤں میں بھی کوتاہی کرتا ہے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو متقیوں کے سردار ہیں ہمارے سامنے زندگی کے ان تینوں پہلوؤں کو اپنی مثال سے نہایت واضح طور پر رکھ دیا ہے آپکی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ایمان کتنا مضبوط تھا۔ آپ کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام نہیں کرتے تھے جس کو اللہ تعالیٰ کے نام سے نہ شروع کرتے۔ آپ زندگی کی ذرا ذرا سی حرکت کے لئے دعا کو ضروری سمجھتے تھے۔ کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے سونے جاگنے الغرض کوئی ایسا کام نہیں ہے جو ایک زندہ انسان کرتا ہے جس کے لئے آپ نے دعا مقرر نہیں فرمائی اور آپ خود اس پر عمل کرتے تھے۔ اور آپؐ کے صحابہؓ اس پر عمل کرتے تھے اور آج تک مسلمان اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایک یورپین مصنف بیان کرتا ہے کہ اسلامی معاشرہ کو دیکھ کر انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ وہ بات بات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ تجارت ہو یا کوئی اور پیشہ۔ کوئی کام ہو ایک مسلمان کی زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ضرور آتا ہے۔

اس طرح سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مثال سے مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کی محکم بنیادیں قائم کر دی ہیں۔ اسی طرح آپ کی عبادات کو دیکھیں تو وہ بھی بے نظیر ہیں حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے تمام زندگی کو ہی ایک مسلسل عبادت بنا دیا ہے۔ آنحضرت صلعم کی سیرت اس کا پتہ دیتی ہے کہ آپ ذکر الٰہی کو کیا اہمیت دیتے تھے۔ اسی طرح آپ نے حقوق العباد کا معیار قائم کیا ہے دوسرے انسانوں کے ساتھ جو آپ کے تعلقات تھے وہ بھی صبغۃ اللہ میں ڈوبے ہوئے ہوتے تھے۔ آپ نہ صرف یہ کہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے تھے اور نہ صرف یہ کہ آپ بھوکوں کو کھانا پیاسوں کو پانی اور محتاجوں کی احتیاج پوری کرتے تھے بلکہ آپ لوگوں کے ذرا ذرا سے کام بھی خوشی سے کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بیواؤں کو سودا سلف تک لا دیتے اور انکی بکریاں دوھ دیتے اس طرح وہ نہ صرف اپنا کام آپ کرتے بلکہ دوسروں کے کام بھی کر دیتے۔

یہی اخلاق تھے جن کی وجہ سے عربوں جیسی بداخلاق و بدا طوار قوم معلم الاخلاق بن گئی جن کے اخلاق آج دنیا میں ضرب المثل ہیں۔ تاہم یہ افسوسناک ہے کہ مسلمانوں نے آج ان اخلاق کو بڑی حد تک ترک کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج ایمان بالغیب کی وہ شان ہی کہیں نظر نہیں آتی جو صحابہ کرامؓ میں پائی جاتی تھی۔ اس لئے ہماری عبادتیں اول تو مفقود ہو چکی ہیں اور اگر کہیں موجود ہیں تو محض ظاہرداری بن کر رہ گئی ہیں۔ ہم خدمتِ خلق کے کام اول تو سرانجام ہی نہیں دیتے اور اگر دیتے ہیں تو محض نمائش کے لئے جن کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہوتا۔

چاہیئے تھا کہ جس طرح صحابہ کرامؓ نے خدمت خلق کا معیار قائم کیا تھا آج ہم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر معیار قائم کرتے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کو ہم ملحد اور مشرک سمجھتے ہیں وہ ہر کام میں ہم سے بازی لے گئے ہیں۔ عیسائیوں ہی کو دیکھ لیجئے انہوں نے ساری دنیا پر خدمت خلق کے اداروں کا ایک جال پھیلا رکھا ہے۔ پھر ہندوؤں نے بھی بے شمار خیراتی ٹرسٹ قائم کر رکھے ہیں۔ خود ہمارے ملک پاکستان میں ابھی تک غیر مسلموں کے قائم کردہ ادارے کام کر رہے ہیں حالانکہ ان کاموں میں مسلمانوں کو سب سے آگے ہونا چاہیئے تھا۔ مگر آج وہ سب سے پیچھے نظر آتے ہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ مشرکوں کا بتوں پر جو ایمان ہے وہ ہمارے ایمان بالغیب سے زیادہ محکم ہے ان کی مشرکانہ عبادتیں ہماری عبادتوں سے زیادہ مخلصانہ ہیں۔ اس لئے وہ ہم سے زیادہ خدمت خلق کے کام کرتے ہیں یہ ہمارے لئے کتنا افسوسناک ہے۔ ہماری غفلت کا کتنا نمایاں سارٹیفکیٹ ہے کہ ہمارا ایمان کمزور ہو چکا ہے۔ ہماری عبادتیں نام و نمود کے لئے رہ گئی ہیں ✣

عبداللہ بن ابی سرح

عبداللہ بن ابی سرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کاتب وحی تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جماعت صحابہ کرامؓ میں اسکو کس قدر وقعت حاصل تھی اور رسالت سے اس کو کتنا اہم تعلق ہو چکا تھا۔ شامت اعمال سے ایک روز سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کو وحی لکھا رہے تھے کہ اچانک اس کی زبان پر بھی وہی الفاظ جاری ہو گئے جو آگے وحی میں آتے تھے چونکہ وہی الفاظ آگے آنے تھے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہی لکھ لو۔ آپ کا یہ ارشاد اس بدبخت کے لئے سخت ٹھوکر کا باعث ہوا اور اس نے سمجھا کہ میں بھی بڑا کچھ ہو گیا ہوں۔ وہ اپنی حقیقت کو بھول گیا۔ چنانچہ مرتد ہو کر مدینہ منورہ سے بھاگ کر قریش مکہ سے جا ملا۔

اہل مکہ تو اسی تلاش میں رہتے تھے کہ کوئی شگوفہ آنحضرت صلعم کے خلاف ہاتھ آئے چنانچہ انہوں نے عبداللہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور اس کی بے حقیقت خرافات کو اچھالنے لگے۔ اس کم بخت نے اس دوران میں آنحضرت صلعم کی ذات کے خلاف اتنی خرافات بکی کہ جس کی انتہا نہیں۔ وہ آپکی ہجویں کہہ کہہ کر پڑھتا پھرتا کفار سن سن کر بڑے خوش ہوتے اور انہیں اچھالتے۔

جب مکہ فتح ہوا تو عبداللہ بن ابی سرح ان پانچ چھ مجرموں میں سے تھا جن کو معافی نہیں دی گئی تھی لیکن چونکہ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پناہ لے لی تھی جو اسکے رشتہ دار تھے حضرت عثمانؓ نے آنحضرت صلعم کے پاس آپکی سفارش کی جو آپ نے منظور کر لی اور اس کو معاف کر دیا۔

یہ امر جہاں اس امر پر شاہد ہے کہ آپ کتنے رحیم اور کریم تھے کہ ایک شقی القلب کو اس طرح معاف کر دیا وہاں اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ارتداد کی سزا شریعت اسلامیہ میں کچھ نہیں۔ اگر شریعت میں ایسی سزا ہوتی تو آپ حضرت عثمانؓ کی سفارش منظور نہ کرتے۔ دینی حد میں سفارش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ ایک سردار کی بیٹی پر چوری کی حد لگی تو صحابہ کرامؓ نے حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کی سفارش سے مجرمہ کی معافی کرانی چاہی آنحضرتؐ صلعم نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی مجرم ہوتی تو حد ضرور لگتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ جہاں شرعی حد کا سوال ہو بڑی سے بڑی سفارش کو بھی پذیرائی نہ ہو سکتی۔

یہ تو بطور جملہ معترضہ تھا ہم نے عبداللہ بن ابی سرح کا واقعہ یہ ثابت کرنے کے لئے بیان کیا ہے کہ اکثر بظاہر بڑے معتبر لوگوں کو بھی ذرا سی بات سے ٹھوکر لگ سکتی ہے اور وہ بے حقیقت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ حقیقتاً بے حقیقت ہوتے ہیں مگر کسی غلطی کی وجہ سے باوقار بن جاتے ہیں لیکن یہ پردہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا ایک ذرا سی ٹھوکر ان کی بے حقیقتی کو کھول دیتی ہے اور وہ ننگے ہو جاتے ہیں۔ مخالفین حق کو یہ موقع ہاتھ آتا ہے۔ وہ ان کی بے حقیقتی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں اور انکی خرافات کو اچھالتے ہیں لیکن اس سے حق کا

(باقی دیکھیں صہ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۷ دسمبر ۱۹۳۶ء بعد نماز مغرب و عشاء قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

منطق الطیر کے معنے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ منطق الطیر کے کیا معنے ہیں؟ حضور نے فرمایا مفسرین نے تو اس کے اور معنے لئے ہیں مگر ہمارے لئے ہر مسئلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو راہ نمائی ہوتی ہے۔ وہ ہمیں صحیح منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو عظیم الشان فضل فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا فضل یہ بھی ہے کہ آپ کے متعدد الہامات سے قرآن کریم کی بعض آیات کے لطیف مطالب نکل آتے ہیں۔ اور اس طرح کئی مشکل عقدے حل ہو جاتے ہیں بظاہر آپ کے الہامات بالکل سادہ معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر غور سے کام لیا جائے۔ تو ان میں

بعض مشکل آیات کی تفسیر

موجود ہوتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی مُردوں کو زندہ کرنے کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی الفاظ استعمال ہوئے ہیں مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کسی جسمانی مُردہ کو زندہ نہیں کیا۔ اس لئے صحابہؓ نے سمجھ لیا۔ کہ احیاءِ موتیٰ سے مراد جسمانی مُردوں کو زندہ کرنا نہیں۔ بلکہ روحانی مُردوں کو زندہ کرنا ہے۔ جس طرح انسان پہلے نطفہ کی شکل میں ہوتا ہے پھر وہ آہستہ آہستہ ترقی کر کے انسانی شکل اختیار کرتا ہے۔ اور آخر اس پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ اس کے اندر روح داخل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح صحابہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے ایک نئی روح حاصل کرتے کرتے کچھ عرصہ کے بعد پورے طور پر زندہ ہو گئے۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ

احیاء موتیٰ کے معنے

جسمانی مُردے زندہ کرنے کے نہیں بلکہ روحانی مُردوں کو زندہ کرنا مراد ہے۔ کیونکہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف روحانی مُردوں کو زندہ کرنے کے معنی ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جسمانی مُردوں کو زندہ کرنے کے معنے ہوں۔ خصوصاً جبکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے درجہ میں بہت زیادہ بلند ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جن معنوں میں یہ الفاظ ایک درجہ عالیہ رکھنے والے نبی کے متعلق استعمال ہوئے ہیں۔ انہی معنوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق بھی استعمال ہوئے ہیں یہی کیفیت منطق الطیر کی بھی ہے

پرانے زمانہ کے لوگ

اس کے یہ معنے کیا کرتے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تمام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔ یعنی وہ تیتر اور بٹیر اور فاختہ وغیرہ کے بولنے پر فوراً سمجھ جاتے تھے کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔ اور پرندوں کے متعلق کہتے تھے کہ وہ تمام انسانوں کی باتیں سمجھتے ہیں۔ لیکن انسان ان کی باتیں نہیں سمجھ سکتا حالانکہ اگر ان کی یہ بات درست ہوتی اور پرندوں میں اتنے ہی اعلےٰ درجہ کے قوائے دماغیہ ہوتے۔ تو ان کو ذبح کرنے کی اجازت ہی کیوں ہوتی۔ انسان کے ذبح کرنے کی اجازت نہ ہونا اور جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت ہونا صاف بتاتا ہے۔ کہ یہ امتیاز صرف دماغ کے فرق کی وجہ سے ہے۔ پھر عقل اور دماغ رکھنے والے کے لئے چونکہ

مراتب عالیہ کی خواہش

بھی ایک لازمی چیز ہے۔ اس لئے ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ جانوروں کو بھی مراتب عالیہ کے حصول کی خواہش ہوتی ہے۔ اور پھر ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہو گا۔ کہ ان جانوروں کو بھی ہم تبلیغ کیا کریں۔ اور روزانہ مرغیوں اور بٹیروں وغیرہ کو قرآن کریم اور احادیث وغیرہ سنایا کریں۔ آخر جب لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایک ہُد ہُد ملکہ سبا کے پاس گیا۔ تو ملکہ سبا اور اس کے درباری اس کی بات نہیں سمجھتے تھے۔ لیکن ہُد ہُد ان سب کی باتیں سمجھتا تھا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہُد ہُد کا دماغ ان لوگوں سے بھی بڑا تھا۔ اور اگر ہُد ہُد کا دماغ اتنا ہی اعلےٰ ہے۔ تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسے روزانہ قرآن کریم سنایا کریں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا درس دیا کریں پھر جیسا کہ میں نے بتایا ہے وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جتنے جانور ہیں وہ سب آدمی کی بولی سمجھتے ہیں۔ مگر کوئی آدمی ان کی بولی نہیں سمجھ سکتا۔ گویا ان کے نزدیک ہر مرغ انسان سے افضل ہے۔ ہر گھوڑا انسان سے افضل ہے۔ اور ہر کتا انسان سے افضل ہے۔ حضرت حضرت سلیمانؑ کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ وہ ان کی باتیں سمجھ سکتے تھے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ہُد ہُد ملکہ سبا کے پاس گیا۔ تو اس نے ملکہ کی باتیں سمجھیں۔ اس کے درباریوں کی باتیں سمجھیں۔

حضرت سلیمان کی باتیں

سمجھیں۔ مگر اس کی باتیں حضرت سلیمانؑ کے سوا اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ ہر چیونٹی سلیمان کی باتیں سمجھتی تھی۔ ہر چیونٹی سلیمان کے لشکر کی باتیں سمجھتی تھی۔ مگر آدمیوں میں سے صرف حضرت سلیمانؑ ہی چیونٹیوں کی باتیں سمجھتے تھے گویا ان کے نزدیک ہُد ہُد کا درجہ حضرت سلیمانؑ کے درباری علماء اور فضلاء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

والدین کو اپنے بچوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں

"اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بُرد بار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہونچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں۔ کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دُعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دُعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں روزانہ مانگا کرتا ہوں

چند دُعائیں

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالےٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں

چہارم۔ اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲ ص ۹۰۴ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۰ء خط نمبر ۶ مولانا عبدالکریم صاحب)

سے بھی بڑا تھا۔ کیونکہ وہ ان سب کی باتیں سمجھتا تھا۔ لیکن اس کی بات کوئی نہ سمجھتا تھا اور اگر کوئی سمجھتا تھا تو وہ صرف حضرت سلیمانؑ ہی تھے گویا اگر ہدہد سے کسی کو درجہ میں برابری حاصل تھی تو صرف حضرت سلیمانؑ کو تھی باقی جتنے وزراء اور امراء تھے وہ اس "کھٹ بڑھئی" سے کم علم تھے۔ یہ اتنا احمقانہ نقشہ ہے۔ جس کو ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ اگر ہم یہ باتیں مانیں تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا کہ جانور انسان سے افضل ہیں اور پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ جانور ذبح کرنے جائز نہیں کیونکہ جانور انسان سے افضل ہیں یہ تو "اندھی نگری چوپٹ راجہ" والی بات ہوگی۔ جس کو کوئی معقول انسان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ اب ہم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ وہ طیور کونسے ہیں جن کی زبان حضرت سلیمان علیہ السلام کو سمجھائی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں" اب اگر اس الہام کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی پر تھے؟ آخر پر تو پرندوں کے ہی ہوتے ہیں۔ اور پرندے کے پروں کے نیچے بیٹھنے والے بھی پرندے ہی ہوتے ہیں اور جب وہ پروں کے نیچے سے نکلتے ہیں تو وہ اڑنے کی استعداد رکھنے کی وجہ سے خود بھی پرندے کہلاتے ہیں۔ مگر ہر شخص جانتا ہے کہ آپ کے کوئی جسمانی پر نہیں تھے۔ درحقیقت اس الہام میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آسمان روحانی کی طرف پرواز کرنے والے ایک پرندہ ہیں اور آپ کی صحبت سے فیض حاصل کرنے والے بھی پرندے ہیں اور جتنے لوگوں نے بھی آپ کی صحبت اختیار کی سب پرندے بن گئے۔ میں بھی آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا ہوں کیا تم میری باتوں کو سمجھتے ہو یا نہیں؟ اگر سمجھتے ہو تو میں بھی انہی ہزاروں پرندوں میں سے ایک پرندہ ہوں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں ذکر آتا ہے پس ان پرندوں سے

روحانی پرندے مراد ہیں

نہ کہ دوسرے پرندے اور منطق الطیر سے روحانی علوم اور معارف مراد ہیں۔ دوسرے لوگ کتنے بھی دنیوی علوم سیکھیں وہ روحانی فضاؤں میں پرواز نہیں کر سکتے اور نہ روحانی حقائق اور معارف سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ یہ الٰہی قسمت

امور کی جماعت کو ہی حاصل ہوتی ہے اور مامور کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور ان کی باتیں ہی منطق الطیر کہلاتی ہیں پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا گیا کہ تیرے پروں کے نیچے ہزاروں آدمی ہیں تو اس کا یہی مطلب تھا کہ وہ آپ سے فیضان حاصل کر کے روحانی پرندے بن جائینگے اور آسمان روحانی میں پرواز کرنے کی اپنے اندر استعداد پیدا کر لیں گے۔ اس طرح منطق الطیر کا سوال بھی حل ہو گیا۔ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا کلام منطق الطیر تھا اسی طرح موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام بھی منطق الطیر ہے اور ہمارا کلام بھی منطق الطیر ہے۔ بلکہ جو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی غلام بنے گا اس کا کلام بھی منطق الطیر ہوگا گو اپنے اپنے درجہ اور مقام کے مطابق ان میں تفاوت ایک لازمی امر ہے۔ بہرحال جتنے لوگ آپ کی غلامی میں آتے جائینگے وہ سب روحانی فضاؤں میں اڑنے کی کوشش کرینگے مگر دنیا کے لوگ زمین میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں انجیل میں شیطان کو سانپ سے مشابہت دی گئی ہے جس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ شیطان کی پیروی کرنے والے زمین میں گھستے ہیں اور نبی کی پیروی کرنے والے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں

یہ بھی یاد رکھو

کہ پرندہ آسمان کی طرف اڑتا ہے اور علوم سماوی آسمان سے نیچے کی طرف اترتے ہیں اور یہ چیز سب سے پہلے اسی کو ملتی ہے جو اوپر پرواز کر رہا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے مقربین کو پرندہ قرار دینے کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ دنیا میں جو تغیرات رونما ہونے والے ہوتے ہیں وہ نبی سے فیضان حاصل کرنے والے پرندوں کو جو آسمان کی طرف اڑتے ہیں پہلے معلوم ہو جاتے ہیں کیونکہ ان تمام کاروائیوں کا حکم اوپر سے صادر ہوتا ہے اور یہ پرندے آسمان کی طرف پرواز کر رہے ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے زمین تک ان احکام کے پہنچنے سے پہلے ہی آسمان روحانی کے پرندوں کو وہ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں جو بعض دفعہ الہام یا رؤیا کے ذریعہ انہیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ اُن کی زبان پر جاری ہو جاتی ہیں جیسا کہ اس بارہ میں

ہمارا اپنا تجربہ

بھی شاہد ہے۔

پس چونکہ یہ ضروری ہے کہ آسمان سے اترنے والی چیز پہلے اسی کو ملے جو زمین سے اونچا پرواز کر رہا ہو۔ اسلئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنی طیور کو خبر دیتا ہے جو آسمان کی طرف پرواز کرتے

ہیں۔ اسی کی طرف اس حدیث میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ الاسماء تنزل من السماء یعنی تمام نام آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام شمس الدین رکھ دے تو وہ ضرور شمس الدین ہوگا۔ حالانکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی صفات کے لحاظ سے شمس کی بجائے توا کہلانے کا مستحق ہو۔ بعض لوگ اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھتے ہیں۔ مگر بڑے ہو کر وہ رحمان کی بجائے شیطان کا غلام بن جاتا ہے۔ درحقیقت اس

حدیث کے یہی معنے ہیں

کہ اصل نام وہی ہے جو اعمال سے انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ ایک شخص جھوٹ میں کمال حاصل کرے تو پیشتر اسکے کہ دنیا کے لوگ اس کا نام "جھوٹا" رکھیں آسمان پر اسکے لئے اس نام کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی بدیاں دل سے نکلتی ہیں اور دل کے متعلق آسمانی حکومت ہی صحیح فیصلہ کرتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ انسان جب بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ اور جب دوسری دفعہ کرتا ہے تو دوسرا سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا سارا دل تاریک ہو جاتا ہے اسی طرح جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کے دل پر سفید نقطہ لگ جاتا ہے اور جب دوسری نیکی کرتا ہے تو دوسرا سفید نقطہ لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا سارا دل سفید اور نورانی ہو جاتا ہے۔

پس جس شخص پر فرشتے نیکی کی مہر لگا دیں گے اس پر علوم سماویہ بھی اتر سکیں گے اور چونکہ وہ آسمان کی طرف پرواز کر رہا ہوگا۔ اس لئے جب فرشتے کوئی احکام لے کر اتریں گے تو سب سے پہلے اس کو ان کا علم ہو سکتا ہے کسی دوسرے شخص کو نہیں

مسح کے متعلق ایک سوال کا جواب

فرمایا۔ کل ایک دوست نے مسح کے متعلق سوال کیا تھا جس کا میں نے تفصیلاً جواب دے دیا تھا۔ بعد میں مجھے خیال آیا کہ ممکن ہے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو کہ مسح کا لفظ دو معنوں میں کس طرح استعمال ہو سکتا ہے سو ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے معنی الگ الگ فاعل کی وجہ سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ان اللّٰہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

یہاں لفظ صلوٰۃ تو ایک ہی ہے مگر اس کے معنی الگ الگ ہیں اس کے ایک معنی "رحمت کی دعا" کے ہیں اور دوسرے معنی "رحمت کرنے" کے ہیں۔ جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی "رحمت کرنے" کے ہوں گے۔ یعنی اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرتا ہے۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ محمد رسول اللہ پر فضل کر۔ اور جب یہ لفظ فرشتوں کے لئے استعمال ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے کے لئے اپنے فضل کو حکم دیتا ہے۔ غرض

لفظ تو ایک ہی ہے

مگر ایک فاعل کے لئے اور معنی ہیں اور دوسرے فاعل کے لئے اور۔ جب یہ لفظ ملائکہ کے لئے استعمال ہوگا تو اس کے معنی ہوں گے۔ اے اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فضل نازل فرما اور جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوگا تو اسکے معنی ہونگے اے فضل تو محمد رسول اللہ پر نازل ہو جا یا اے رحمت تو محمد رسول اللہ پر نازل ہو جا۔ اسی طرح جب ہم کہینگے صل علی محمدؐ تو اسکے معنی ہونگے خدایا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا فضل نازل فرما۔ اور جب کہینگے صلی اللہ تو اسکے معنی ہوں گے خدا تعالیٰ نے فضل نازل کیا۔ درحقیقت قرآن کریم کے اعلیٰ درجہ کا کلام ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس میں کئی باریکیاں پائی جاتی ہیں اور اسکے کئی الفاظ ایسے ہیں جن میں سے کئی کئی معانی نکلتے ہیں ایک فاعل کے لئے الگ معنی ہوں گے اور دوسرے فاعل کے لئے الگ۔ حالانکہ وہ لفظ اپنی ظاہری شکل کے لحاظ سے ایک ہوتا ہے یہی صورت مسح والی آیت میں بھی پائی جاتی ہے کہ صرف مسح کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مگر اسکے معنے مسح کرنے کے بھی ہیں اور دھونے کے بھی ہیں

سچا ایمان کبھی چھپ نہیں سکتا

اسکے بعد حضور نے موجودہ زمانہ کے بعض کمزور طبع لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان کا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان ہو تو ڈر کا سوال سچائی قبول کرنے کے راستہ میں کبھی حائل نہ ہو

حضرت ابوذر غفاریؓ

نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو سنا تو چونکہ وہ مکہ سے بہت دور ایک علاقہ پر رہتے تھے اسلئے انہوں نے اپنے بھائی کو تحقیق حق کے لئے مکہ بھیجا اور کہا کہ وہاں جا کر اچھی طرح تحقیقات کر کے آؤ کہ آپ کا کیا دعویٰ ہے۔ ان کے بھائی آئے اور اتفاقاً مکہ آتے ہی کفار مکہ سے ملے انہوں نے پوچھا کہ کدھر آئے ہو انہوں نے بتایا کہ مجھے میرے بھائی ابوذر غفاری نے

محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے دعوے اور دین کی تحقیقات کر کے آؤ۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری تحقیق تو بالکل فضول ہے اس نے تو ایک دکان بنائی ہوئی ہے اور ہم اس کے رشتہ دار ہیں اور اس کو اچھی طرح جانتے ہیں اگر وہ سچا ہوتا تو ہم نہ اس کو مانتے۔ یہ باتیں سن کر وہ بغیر کسی مزید تحقیقات کے واپس چلا گیا۔ جب واپس پہنچا تو ابوذرؓ نے پوچھا سناؤ تحقیقات کر آئے؟ اس نے کہا تحقیقات تو کر آیا ہوں وہ بالکل جھوٹا ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے پوچھا کیسے تحقیقات کی تھی۔ اس نے کہا مجھے مکہ کے کئی رؤسا ملے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ جھوٹا ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا دشمن تو ہمیشہ اسی طرح کہا کرتے ہیں تمہیں تو چاہیئے تھا کہ خود اس کے پاس جاتے اور اس کے دعویٰ اور دلائل کو سن کر کوئی نتیجہ نکالتے۔ غرض ابوذر غفاریؓ خود مکہ آئے۔ انہیں پھرتے پھراتے اتفاقاً

حضرت علیؓ مل گئے

انہوں نے کہا تمہارے پاس ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے اس لئے آؤ کھانا ہمارے یہاں کھا لینا۔ حضرت ابوذرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ چلے گئے۔ اور ان کے ہاں کھانا کھایا۔ رات کو بھی وہیں سو رہے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ ساری رات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب رہے ان کو کوئی بات پوچھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ پھر دوسرے دن پھرتے پھراتے رہے اور شام کو پھر حضرت علیؓ کے گھر آ گئے کھانا کھایا اور سو گئے۔ تیسرے دن حضرت علیؓ نے اُن سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ آپ سارا دن اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں مجھے بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے اور کس کے ساتھ کام ہے آخر میں نے مہمان نوازی بھی کی ہے اس لئے آپ کو مجھے بتانے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے سنا تھا کہ یہاں ایک مدعی نبوت ہے اس لئے میں تحقیقات کرنے آیا تھا مگر میں ڈرتا ہوں اس لئے کچھ تحقیق نہیں کر سکا۔ حضرت علیؓ ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے وہاں انہوں نے آپ کی باتیں سنیں اور ایمان لے آئے۔ جب وہاں سے چلنے لگے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے قبائل اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ اور بہت جاہل لوگ ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کچھ مدت تک

اپنے ایمان کو چھپائے رکھوں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جو تم مناسب سمجھو چھپائے رکھنا۔ اس کے بعد حضرت ابوذرؓ وہاں سے روانہ ہوئے مگر چلتے چلتے خیال آیا کہ کعبے کا طواف ہی کر لوں۔ جب وہ کعبہ میں پہنچے تو وہاں کفار کے بڑے بڑے رؤسا ابوجہل وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ اس قسم کی باتیں ہو رہی تھیں کہ مسلمانوں پر یہ یہ سختیاں کرنی چاہئیں یوں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مارا جائے۔ یوں اس کا مقابلہ کیا جائے۔ جب حضرت ابوذرؓ نے یہ باتیں سنیں تو چونکہ ایمان ان کے اندر داخل ہو چکا تھا اس لئے وہ ان باتوں کو برداشت نہ کر سکے اور کفار کی مجلس کے پاس ہی کھڑے ہو کر کہنے لگے اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله۔ لوگوں نے ان کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا اور خوب زور سے مارا۔ اتنے میں حضرت عباسؓ پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا یہ کیا تماشہ ہے کہ تم نے خانہ کعبہ میں ہی اس کو مارنا شروع کر دیا ہے۔ حضرت عباسؓ نے ابوذرؓ کو پہچان لیا اور کہا تم لوگوں نے

بڑا ظلم کیا ہے

یہ شخص غفار قبیلہ میں سے ہے۔ اگر اس کے قبیلہ والوں کو پتہ لگ گیا تو تمہارا وہاں سے غلہ آنا بند ہو جائے گا۔ اس پر انہوں نے آپ کو چھوڑ دیا اور وہ اپنے وطن چلے گئے۔ اب دیکھو ان کے اندر کیسا ایمان تھا۔ پہلے تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے پھرتے تھے کہ میں کچھ دنوں تک ایمان کو چھپاؤں۔ مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں سنیں تو برداشت نہ کر سکے۔ اور اپنے ایمان کا اظہار کر دیا۔ اسی طرح کی ایک مثال ہماری جماعت میں

نواب محمد دین صاحب

کی ہے۔ انہوں نے پہلے مخفی بیعت کی اور کہا کہ میرے حالات کسی پر ظاہر نہ ہوں۔ مجھے کچھ مدت تک اپنے ایمان کو مخفی رکھنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے انہیں اجازت دے دی مگر ساتھ ہی کہا کہ جب آپ کا ایمان جوش مارے گا تو خود بخود ظاہر ہو جائے گا اور پھر چھپائے بھی نہیں چھپ سکے گا۔ اس کے بعد میں ایک دفعہ شملہ گیا نواب صاحب بھی وہیں تھے۔ انہوں نے کہا اور تو میں کچھ نہیں کر سکتا البتہ میں چاہتا ہوں کہ بڑے بڑے امراء کی دعوت کروں۔ آپ بھی آ جائیں گے اور کئی لوگوں سے متعارف ہو سکیں گے۔ میں نے کہا بہت اچھا آپ دعوت کریں۔ انہوں نے دعوت کی جس میں کچھ غیر احمدی اور کچھ احمدی شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر نواب صاحب نے کہا کہ میں تقریر کرنا چاہتا ہوں اور تقریر کرتے کرتے آہستہ آہستہ جوش بھی پیدا ہوتا گیا۔ آخر انہوں نے جوش میں آ کر کہا دیکھو! اللہ تعالےٰ نے

اپنا مامور بھیج دیا ہے!

اگر تم نہ مانو گے تو اللہ تعالےٰ کے حضور جواب دہ ہو گے۔ اس پر مجھے ہنسی آ گئی اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ تو اپنے ایمان کو چھپانے کی اجازت مانگ رہے تھے اور اب خود ہی انہوں نے اپنی احمدیت کو ظاہر کر دیا ہے۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے ان سے کہا نواب صاحب آپ نے یہ کیا کیا؟ کہنے لگے مجھ سے رہا نہیں گیا۔ پس سچا ایمان کبھی مخفی نہیں رہ سکتا۔ ایک شخص بظاہر تو ارادہ کرتا ہے کہ میں ایمان کو مخفی رکھوں گا۔ مگر جب اس کو خدا نظر آ جاتا ہے تو وہ حق کا نعرہ لگا کر اپنے ایمان کا اظہار کر دیتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ

سچے ایمان کی ادنیٰ علامت

یہ ہے کہ اگر ایک مومن کے سر پر آرہ رکھ کر بھی اسے چیر دیا جائے تو پرواہ نہیں کرتا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وسط عرب کے قبیلہ عامر کا ایک رئیس حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ اپنے چند احباب میرے ساتھ روانہ کریں جو ہمارے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ کا کام کریں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے تو وہاں کے لوگوں پر اعتماد نہیں ہے۔ اُس نے کہا آپ فکر نہ کریں میں ان کی حفاظت کا ضامن ہوں۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کے ساتھ صحابہؓ کی ایک پارٹی روانہ فرما دی۔ صحابہ میں سے ایک شخص حرام بن ملحانؓ دعوتِ اسلام کا پیغام لے کر اُس کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس گئے۔ پہلے تو اس نے اور اس کے ساتھیوں نے منافقانہ طور پر حرام بن ملحان کی آؤ بھگت کی۔ لیکن جب وہ مطمئن اور بے خبر ہو کر بیٹھ گئے اور تبلیغ کرنے لگے تو اسی رئیس عامر بن طفیل کے اشارے سے کسی نے پیچھے سے حرام بن ملحان کو نیزہ مارا۔ جب وہ نیزہ کھا کر گرے تو اس وقت بے اختیار ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ فزت ورب الکعبۃ کعبہ کے رب کی قسم میں نے اپنے مقصد کو پا لیا۔ اسی موقعہ پر شہید ہونے والے ایک اور صحابی

عامر بن فہیرہؓ

بھی تھے جو حضرت ابوبکرؓ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہیں ایک شخص جبار بن سلمیٰ نے قتل کیا تھا جو بعد میں خود بھی مسلمان ہو گیا تھا وہ اپنے مسلمان ہونے کی یہ وجہ بیان کرتا تھا کہ جب میں نے عامر بن فہیرہؓ کو شہید کیا تو ان کے منہ سے یہ فقرہ نکلا کہ فزتُ واللہ۔ یعنی خدا کی قسم میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ جبار کہتے ہیں کہ میں یہ الفاظ سن کر سخت متعجب ہوا کہ میں نے تو اس شخص کو قتل کیا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ یہ کیا بات ہے۔ چنانچہ میں نے بعد میں لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ مسلمان لوگ خدا تعالےٰ کے رستے میں جان دینے کو اپنی سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ جبار کہتے ہیں کہ اس بات کا مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ آخر اسی اثر کے ماتحت میں مسلمان ہو گیا۔ پس جن کے دلوں میں سچا ایمان ہو وہ دکھوں اور مصیبتوں سے نہیں ڈرتے۔ صرف کمزور ایمان والے امتحان کے موقعہ پر گرتے ہیں۔ ورنہ جن کا ایمان پختہ اور مضبوط ہوتا ہے وہ دلیری سے

ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ

کرتے اور آخر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

(کلام محمود)

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کی شام کو مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب وکالت تبشیر ربوہ نے اپنے بیٹے چوہدری محمد احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ان کی شادی مکرم چوہدری منیر احمد صاحب چک نمبر ۱۹۵ جھنڈا نوالہ ضلع لائلپور کی دختر نجیبہ بیگم صاحبہ سے ہوئی ہے تقریب رخصتانہ ۲۶ اپریل کو عمل میں آئی تھی۔

دعوت ولیمہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض افراد۔ تحریک جدید کے بعض وکلاء اور کارکن اور متعدد دیگر احباب شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

ادائیگی چندہ جات وقف جدید

(سال چہارم)

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ سال رواں اداکردیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور ۱۰۰ - ۰
شیخ لطیف الرحمٰن صاحب دھرم پورہ لاہور ۱۰ - ۰
محترمہ شاکرہ صاحبہ اہلیہ " ۷ - ۰
سلطان احمد صاحب بوٹ ساز " ۴۴ - ۶
محمد شفیع صاحب کباب فروش " ۶ - ۰
چوہدری احمد خان صاحب نکیمی وانہ شیخوپورہ ۲۵ - ۶
برکت علی صاحب عزت پوری " ۶ - ۰
عبدالعزیز صاحب " ۲۵ - ۶
مولوی غوث محمد صاحب " ۲۵ - ۶
محمد شفیع صاحب " ۷ - ۰
رشید احمد صاحب " ۶ - ۰
ابراہیم صاحب " ۶ - ۰
سپرنٹنڈنٹ صاحب فضل عمر ہوسٹل " ۴ - ۰
ملک محمد احمد صاحب گھوگھیاٹ سرگودھا ۶ - ۰
کرم النساء بیگم صاحبہ بیگم اہلیہ ملک
مولا بخش صاحب مرحوم ۲۵ - ۶
سال چہارم " ۲۵ - ۶
سید سردار حسین شاہ صاحب دارالبرکات ربوہ ۴ - ۰
محمد یوسف صاحب سیالکوٹ چھاؤنی (بلاتفصیل) ۹ - ۰
سیٹھی رشید احمد صاحب کرنزی ۲۵ - ۶
مولوی عبدالباقی صاحب " ۱۲
چوہدری عبدالعزیز صاحب جودیا کراچی ۵ - ۰
چوہدری مہرالدین صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی " ۲۵ - ۶
ملک محمد مستقیم صاحب منٹگمری ۷ - ۰
غلام قاسم صاحب ۱۲۶ مراد بہاولنگر ۱۰ - ۰
ملک نادر خان صاحب دوالمیال ۶ - ۰
احمد خان صاحب " ۶ - ۰
عبدالحی صاحب بستی مندرانی ڈیرہ غازیخاں ۶ - ۰
نصیر دین صاحب دادو ۱۵ - ۰
راجہ عطاء اللہ صاحب مظفرآباد ۲۵ - ۶
چوہدری خان محمد صاحب ٹلونڈی کھجوروالی ۱۳ - ۶
اصغر علی صاحب چک چٹھہ گوجرانوالہ ۶ - ۰
قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی ۱۹ - ۳
محمد احمد صاحب سیالکوٹ شہر ۷۵ - ۶
مسٹر اے اے خان ہانگ کانگ ۷۵ - ۲۰
سید غلام مجتبیٰ صاحب سکھر ۷ - ۰
رانا عبدالکریم صاحب وحدت کالونی لاہور ۶ - ۰
لفٹیننٹ شیر محمد صاحب چک ۵ ضلع گجرات ۹ - ۰
چوہدری نذیر احمد صاحب ڈینہ نواب شاہ ۵۰ - ۷
غلام نبی صاحب بھوپڑو ضلع شیخوپورہ ۷۵ - ۸
عبدالغفور صاحب بستی مندرانی
ڈیرہ غازیخاں ۶ - ۰
چوہدری عزیز اللہ صاحب نوری کا ولاوزیرآباد ۳ - ۰
عبدالجبار صاحب " ۵ - ۰
سید ولی محمد صاحب میہڑ ۱۳ - ۹

شیخ صلاح الدین ناصر احمد صاحب ڈھاکہ
مشرقی پاکستان ۲۵ - ۱۴
شیخ محمد احمد منیر صاحب " ۱۳ - ۰
محمد اسحٰق صاحب " ۱۰ - ۰
محمد داؤد صاحب " ۱۰ - ۰
مسٹر اے حمید " ۱۲ - ۰
سید وقار احمد صاحب " ۶ - ۰
ایس ایم زبیر حسین صاحب " ۶ - ۰
محمد طارق صاحب " ۵ - ۰
میر محمد الدین صاحب " ۶ - ۰
ایم اے رزاق صاحب ایم اے " ۶ - ۰
ایچ ڈبلیو ابوبکر صاحب " ۶ - ۰
ایس ایم زمان صاحب " ۲ - ۰
مسز محمد موسیٰ صاحب " ۵۰ - ۱
میر علی اکفنداہ صاحب " ۴ - ۰
فضل کریم ملا صاحب " ۲ - ۰
محترمہ حبیبہ خاتون صاحبہ " ۲ - ۰
مسٹر مقبول احمد صاحب " ۲ - ۰
مسٹر شمس الرحمٰن صاحب " ۲ - ۰
احمد عطاء الرحمٰن صاحب " ۲ - ۰
بابو محمد یٰسین صاحب سنت نگر لاہور ۱۰ - ۰
مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ ۵ - ۰
چوہدری نور محمد صاحب گرمولا ورکاں ۱۴۰ - ۰
ملک سردار خان صاحب خان پور جہلم ۶ - ۰
ملک نادر خاں صاحب " ۶ - ۰
چوہدری محمد حسین صاحب گڈیاں کوٹ پنڈی ۵ - ۰
" محمد اسمٰعیل صاحب " ۳ - ۰
مظفرالدین صاحب پنجابی بوگرہ ۱۳ - ۰
محمد مطیع الرحمٰن صاحب رنگیا پاڑہ ۴ - ۰
عبدالرحیم صاحب ڈاور جھنگ ۵۰ - ۶
محمد عبدالحلیم صاحب قاضی احمد نواب شاہ ۱۰ - ۶
محمد عبدالرفیق صاحب " ۱۰ - ۶
محمد عبدالمومن صاحب " ۱۰ - ۶
ماسٹر محمد شریف صاحب میانوالی ۱۹ - ۶
حاجی خدابخش صاحب " ۱۹ - ۶
مستری عبدالحکیم صاحب " ۱۹ - ۳
رابعہ بی بی صاحبہ " ۱۹ - ۶
چوہدری غلام اللہ صاحب نمبردار
۳۴ جنوبی سرگودھا ۵۰ - ۶
خان محمد صاحب شاہ گھنےوال
ملتان ۶ - ۰
مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب
گوجرہ لائلپور ۶۶ - ۶
اہلیہ صاحبہ " " ۲۵ - ۶

مرکز سلسلہ میں محض دین کے لئے آنا چاہیئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ کہ میں تجارت کے لئے یہاں آنا چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ یہ نیت کامرہ ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے۔ اور اصلاح عاقبت کے لحاظ سے یہاں رہنا چاہیئے۔ نیت تو یہی ہو۔ اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو۔ تو حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے شہر موزوں نہیں۔ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے۔ وہ خدا کا فضل سمجھو (الحکم ۱۹۰۷ء)۔

نظارت ہذا احباب ربوہ کو مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر توجہ دلاتی ہے کہ ربوہ۔ پاکستانی احباب کیلئے مرکز ہے۔ پس دینداری کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا نہایت درجہ ضروری ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۷/۱۷ کا ششماہی جائزہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعلان سال رواں تحریک جدید پر چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ عہدیداران و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ۳۰ اپریل ۶۱ء تک کی وصولی کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔ جن جماعتوں کی وصولی ناتسلی بخش ہے ان کے عہدیداروں سے خاص درخواست ہے کہ بقیہ نصف حصہ میں وصولی کو سو فیصدی تک پہنچانے کا اہتمام ابھی سے فرمادیں۔

(وکیل المال اول)

نام جماعت	وعدہ	وصولی فیصد ۳۰ اپریل ۶۱ء
ربوہ	۵۰۹۸۶	۳۱½٪
ضلع جھنگ	۵۵۸۴	۵۴½٪
ضلع لاہور	۳۸۶۵۰	۴۹½٪
ضلع سیالکوٹ	۲۲۶۸۳	۲۸½٪
" لائلپور	۲۰۹۴۷	۵۲½٪
" سرگودھا	۹۹۴۱	۴۳½٪
" جہلم	۴۳۱۸	۴۰٪
" راولپنڈی	۱۴۷۳۳	۱۷٪
" کیمبل پور	۴۸۱۵	۵۵½٪
" میانوالی	۴۳۸	۸۳½٪
" ڈیرہ غازیخاں	۱۶۸۸	۲۵½٪
" مظفرگڑھ	۱۳۷۳	۱۹½٪
" ملتان	۱۰۶۰۷	۴۱٪
" منٹگمری	۱۲۰۹۶	۵۸٪

نام جماعت	وعدہ	وصولی فیصد ۳۰ اپریل ۶۱ء
بہاولپور	۸۶۵	۴۰½٪
بہاولنگر	۲۴۴۶	۵۰½٪
رحیم یارخاں	۱۸۵۷	۶۲¾٪
شیخوپورہ	۱۴۳۲۱	۳۵٪
گوجرانوالہ	۳۱۴۱۱	۴۰٪
گجرات	۹۸۵۳	۴۶٪
کراچی	۷۸۲۴۲	۴۲½٪
کوئٹہ بلوچستان	۹۳۹۱	۶۵٪
حیدرآباد ڈویژن	۱۸۶۰۵	۴۲½٪
خیرپور "	۱۱۷۲۱	۶۸½٪
سابق سرحد	۱۴۸۳۶	۴۷٪
آزاد کشمیر	۱۴۹۲	۴۲½٪
مشرقی پاکستان	۱۶۱۵۵	۳۳½٪

اعلان دارالقضاء

مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب ریڑھے والا ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب مرحوم مکرم میاں صدرالدین صاحب درویش قادیان کو دس مرلہ اراضی محلہ دارالیمن ربوہ میں بطور عطیہ ملی ہوئی تھی۔ جس پر والد صاحب مرحوم کی رضامندی اور اجازت سے میں نے اپنی گرہ سے مکان تعمیر کیا ہوا ہے۔ میں اپنی ضرورت کے ماتحت یہ مکان فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت دی جائے۔ مرحوم کے ورثاء میرے علاوہ میرے بھائی مکرم محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان ہیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا — خاکسار چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات بخشے۔

(محمد اسحاق شاہ ملتان)

"ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری سے درآمدی پالیسی کو ناکام نہ بنائیں"

تاجروں اور صنعت کاروں سے درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر کی اپیل

لاہور ۱۲ مئی - مرکزی درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر الطاف گوہر نے مغربی پاکستان کے درآمدی تاجروں اور صنعتکاروں سے اپیل کی کہ وہ ذخیرہ اندوزی اور دوسری بدعنوانیوں کے مرتکب ہو کر حکومت کی موجودہ درآمدی پالیسی کو ناکام کرنے کی کوشش نہ کریں۔

آپ نے کہا کہ حکومت نے درآمدی تجارت پر سے بہت سی پابندیاں ہٹانے کی پالیسی صرف چند بڑے تاجروں اور صنعتکاروں کے فائدہ کے لئے اختیار نہیں - بلکہ اس پالیسی کا اصل مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ضروری اشیائے صرف بآسانی اور سستی دستیاب ہوں، اور اس طرح ان کے اخراجات زندگی میں کچھ کمی ہو۔ تمام بڑے تاجروں و صنعتکاروں کو اس سلسلہ میں حکومت سے مکمل تعاون کرنا چاہیئے اگر صارفین مطمئن ہوں گے۔ تو اس میں سب کا فائدہ ہوگا

مسٹر الطاف گوہر نے کل صوبائی دارالحکومت میں لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ایک اجتماع میں مقامی درآمدی تاجروں اور صنعتکاروں کی مشکلات و شکایات معلوم کیں اور اس سلسلہ میں حکومت کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی۔ آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ حکومت کی موجودہ درآمدی پالیسی نے بعض اشیائے صرف کی قلت پر بہت حد تک قابو پا لیا گیا ہے۔ اور اب لوگوں کو بہت سی ضروریات زندگی حاصل کرنے میں پریشانی نہیں ہوتی۔ درآمدی تاجروں و صنعتکاروں کا فرض ہے کہ وہ موجودہ صورت حال کو برقرار رکھیں، بلکہ اس میں مزید اصلاح کے کام میں تعاون کریں۔ یہ صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مشکلات کو بڑھا چڑھا کر پیش نہ کریں اور وہ بار د مصنوعی قلت پیدا کر کے ناجائز منافع خوری کی عادت کا شکار نہ ہوں۔

آپ نے کہا کہ ہمارے عوام ضروریات زندگی کی گرانی سے پریشان ہیں۔ آپ اپنا سارا مال بلا تاخیر بازار میں لائیے اور ان کی ضروریات کی جائز قیمتوں پر تکمیل کیجئے۔ صحیح تجارتی اصول یہی ہے - ناجائز منافع خوری کی عادت زیادہ دیر تک فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔

آپ نے بعض درآمدی تاجروں کے غیر تسلی بخش معیار کارکردگی اور ذخیرہ اندوزی کے رجحان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ متعدد بنکوں نے حکومت سے باقاعدہ شکایات کی ہیں کہ بعض درآمدی تاجران گوداموں سے اپنا مال نہیں اٹھاتے۔ مثال کے طور پر کیمیکل کا خاصا سٹاک بنکوں کے گوداموں میں پڑا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مال بازار میں کیوں نہیں لایا جاتا۔ اور جو تاجر زیادہ سے زیادہ درآمدی لائسنسوں کے لئے چیخ و پکار کرتے رہتے تھے وہ اب کہاں ہیں؟ وہ باقاعدہ تجارت کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے بتایا کہ حکومت موجودہ لائسنسنگ سسٹم میں تبدیلی کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی - اس لئے کسی حلقہ کو اس سلسلہ میں کسی امید کا شکار ہو کر تجارتی بدعنوانیوں کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے، اور نہ ہی یہ خواب دیکھنا چاہیئے کہ وہ پھر مصنوعی قلت پیدا کر کے ناجائز منافع خوری کر سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ تاہم بعض درآمدی تاجروں کی جائز شکایات کا ازالہ کرنے کی فوری کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ارباب اختیار سے مسلسل بات چیت ہوتی رہتی ہے

امریکی پابندیاں

درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر نے امریکہ کے مالی امداد کے کوٹہ میں سے جاری ہونے والے درآمدی لائسنسوں کے استعمال پر عائد شدہ پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ درآمدی تاجروں کو اس حقیقت کا بخوبی احساس کرنا چاہیئے کہ ہمارے زرمبادلہ کی آمدنی بہت کم ہے۔ اسلئے ہمیں متعدد ضروری اشیاء کی درآمد کے لئے امریکہ سے مالی امداد حاصل کرنا پڑتی ہے۔ آپ نے کہا کہ امریکہ نے امدادی لائسنسوں پر مال خریدنے کے سلسلہ میں جو پابندیاں عائد کی ہیں - بلاشبہ ان کی بناء پر مال کی درآمد میں دیر ہوتی ہے۔ اور قیمتیں بھی زیادہ ہوتی ہیں لیکن ہمیں یہ سب کچھ برداشت کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ اسکے بغیر کوئی چارہ نہیں آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ کہ امدادی لائسنسوں پر لوہے اور فولاد کی درآمد کے لئے بہت سی شرائط نرم کر دی گئی ہیں متعلقہ تاجروں کو اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر امریکہ کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی مال درآمد کرنا چاہیئے

ڈاکٹر عثمانی کی زیر قیادت بجلی کا کمیشن قائم کر دیا گیا

بجلی کے نرخوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا

راولپنڈی ۱۲ مئی - حکومت پاکستان نے ایک بجلی کمیشن قائم کیا ہے یہ کمیشن بجلی کی تقسیم کو بہتر بنانے اور ملک بھر میں بجلی کے نرخوں کو یکساں سطح پر لانے کے امکانات کا جائزہ لے گا۔ ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی جو اٹامک انرجی کمیشن کے صدر ہیں آپ مرکزی بجلی کمیشن کے سربراہ ہوں گے۔

ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ بجلی کمیشن کے قیام کے بارے میں رسمی اعلان تین روز کے اندر کر دیا جائے گا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ کمیشن غالباً اس سال کے آخر تک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دے گا۔

انہوں نے کہا کہ کمیشن یہ تجویز کرے گا کہ بجلی کی تقسیم کے لئے کوئی مستقل ادارہ ہونا چاہیئے یا نہیں؟ کمیشن اس ضمن میں یہ بھی بتائے گا کہ بجلی کی تقسیم کا کام بجلی اور پانی کے ترقیاتی ادارہ واپڈا کے سپرد کیا جائے یا کسی بھی تنظیم کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ کمیشن بجلی کی ضروریات اور بجلی پیدا کرنے کے طریقوں کا بھی جائزہ لے گا۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بھٹو نے بتایا کہ تیل تلاش کرنے والے روسی ماہروں کی جو جماعت ۱۰ مئی کو کراچی پہنچنے والی تھی اب ۱۵ مئی سے پہلے کسی روز پہنچ جائے گی۔

مسٹر بھٹو نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ مسٹر عثمانی اٹامک انرجی کمیشن کے ساتھ ساتھ بجلی کمیشن کے بھی چیئرمین رہیں گے۔ اٹامک انرجی کمیشن گورننگ باڈی کے مجوزہ اجلاس کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ اس اجلاس میں تنظیمی امور پر بحث و تمحیص ہوگی اور کمیشن کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کی گورننگ باڈی کا نواں اجلاس ایندھن بجلی اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی زیر صدارت ہوگا۔

مسٹر بھٹو نے بتایا کہ ملک میں معدنی ذرائع کو کام میں لانے اور انتظامیہ کی اصلاح کے پیش نظر حکومت نے نئے معدنی قوانین وضع کئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ صدارتی کابینہ نے بدھ کے روز ان نئے قوانین کی منظوری دے دی تھی اور ان کا اعلان جلد ہی کر دیا جائیگا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ نئے قوانین بڑے جامع ہوں گے اور ان کی بدولت کانوں کی کارکردگی بہتر ہو جائے گی اور معدنیات کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملے گی۔

---

(۴) دوائیں

آپ نے کہا کہ بعض درآمدی تاجروں کے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ ایک شپنگ پیریڈ میں دوسرا درآمدی لائسنس جاری کرنے کے لئے پہلے لائسنس پر ۷۵ فیصدی مال منگوانے کی پابندی نرم کر دی جائے۔ آپ نے کہا کہ جو تاجر اپنے ایک لائسنس پر ۷۵ فیصد مال بروقت نہیں منگوا سکتے انہیں دوسرا لائسنس مانگنے کا کوئی حق نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ ادویات کے درآمدی تاجروں کا مطالبہ تسلیم ہے کہ اگر وہ کسی مال کی درآمد کے لئے سپلائرز سے پیشگی خط و کتابت کر لیں تو اس بناء پر انہیں لائسنس دینے سے انکار نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی ان کا رجسٹریشن منسوخ ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ میں اس سلسلہ میں متعلقہ حکام کو مناسب ہدایت جاری کر دوں گا۔

آپ نے اس موقعہ پر انکشاف کیا کہ ادویات کی درآمد کی کھلی اجازت ہونے کی بناء پر زرمبادلہ کے خرچ میں اضافہ نہیں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوائیں پہلے بھی کافی مقدار میں درآمد ہوتی تھیں۔ مگر ان کی مصنوعی قلت پیدا کر کے ناجائز منافع خوری کی جاتی تھی۔

کتابیں

مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ حکومت کتابوں کی درآمد کے لئے اور بھی سہولتیں دینے کے لئے آمادہ ہے بشرطیکہ ہمارے تاجر ایسی کتابیں منگوائیں جو فی الحقیقت قوم کی ذہنی ترقی کا باعث بنیں۔ گھٹیا درجہ کی کتابیں منگوانے سے زرمبادلہ ضائع ہوگا۔ اور کسی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ نے بتایا کہ مغربی جرمنی کے اقتصادی ماہر ڈاکٹر میوک نے سفارش کی ہے کہ مغربی پاکستان میں بجلی کے پنکھوں کی صنعت کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے کیونکہ پنکھوں کی برآمدی تجارت کی ترقی کا امکان موجود ہے۔ آپ نے کہا۔ حکومت اس تجویز پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے۔ امید کرنی چاہیئے کہ بجلی کے پنکھے بنانے والے جن کارخانوں کا معیار کارکردگی تسلی بخش ہے۔ انہیں آئندہ مزید ترقی کے لئے ہر ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

دیسی کپڑا

آپ نے دیسی کپڑے کی گرانی کے مسئلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت غیر ممالک سے کپڑا درآمد کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تاہم یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ یہاں کپڑے کی پیداوار میں اضافہ ہو تا کہ صنعت کار از خود قیمتیں کم کرنے پر مجبور ہوں۔ آپ نے کہا کہ اس مقصد کے لئے بعض دوسری تجاویز بھی زیر غور ہیں۔

مقصد زندگی ——— و ——— احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ ——— کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ہمدرد نسواں مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دوا مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

گوجرانوالہ ہائیڈل پراجیکٹ کی پختہ نہر ٹوٹ گئی!

ریگولیٹر منہدم ہو گیا: بائیس لاکھ روپے کا نقصان!

گوجرانوالہ ۱۳ مئی نہر اپر چناب پر زیر تکمیل گوجرانوالہ ہائیڈل پراجیکٹ کو زبردست نقصان پہنچا ہے جب کہ اس پراجیکٹ کی کنکریٹ سے بنی ہوئی تقریباً دس ہزار فٹ نکاسی نہر کا بیشتر حصہ بری طرح ٹوٹ گیا اور اس کا ریگولیٹر بھی منہدم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اس بنا پر مالی نقصان کا ابتدائی اندازہ تقریباً بائیس لاکھ روپے ہے اور پراجیکٹ کی تکمیل میں چار پانچ ماہ کی تاخیر کا امکان ہے متعلقہ ڈپٹی چیف انجینئر میاں مسعود احمد اور دوسرے کئی انجینئر موقع پر پہنچ گئے ہیں اور واپڈا کے اعلیٰ حکام نے اس نقصان کی صحیح وجوہ معلوم کرنے کے لئے پاکستانی اور غیر ملکی ماہرین پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔

اس حادثہ کی وجہ بظاہر یہ بیان کی جاتی ہے کہ پراجیکٹ کے انجینئروں نے ۲ مئی کو متبادل نہر کو بند کر کے تجربہ کے لئے پانی سیدھا نہر میں چھوڑ دیا تھا یہ پانی ۶ مئی تک جاری رہا اور اس دوران میں کوئی تشویشناک صورت پیدا نہ ہوئی۔ مگر ۷ مئی کو متعلقہ انجینئروں نے محسوس کیا کہ پراجیکٹ کے نزدیک پانی کی رفتار غیر معمولی تیز ہے اور اس بنا پر نہر کے ایک کنارے کو نقصان پہنچ رہا ہے چنانچہ اسی وقت نہر لیانوالہ ہیڈ ورکس سے بند کرا دی گئی اور نکاسی نہر کا ٹیکنیکل نقطہ نگاہ سے معائنہ شروع کیا گیا تو معلوم ہوا کہ بظاہر کنکریٹ سے بنی ہوئی یہ نہر جگہ جگہ سے ٹوٹنے کے باعث مزید پانی کی متحمل نہیں ہو سکتی ابھی یہ معائنہ جاری ہی تھا کہ اس نہر کا ریگولیٹر دھڑام سے زمین پر آگرا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا چنانچہ اسی وقت لاہور میں واپڈا کے اعلیٰ حکام کو اس بھاری نقصان کی اطلاع دی گئی اور نہر اپر چناب کو پندرہ دن کے لئے بند کر دیا گیا۔ دریں اثنا گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے اضلاع کی اراضی آبپاشی سے محروم رہے گی البتہ منٹگمری کے اضلاع میں بذریعہ بلوکی ہیڈ ورکس مرالہ راوی لنک سے پانی مہیا کیا جائیگا۔

گوجرانوالہ سے تقریباً نو میل کے فاصلہ پر موضع نندی پور کے نزدیک اس ہائیڈل پراجیکٹ کی تعمیر کی ابتداء سنہ ۱۹۵۰ء میں ہوئی اور اس وقت کل خرچ کا تخمینہ تین کروڑ نوے لاکھ روپے لگایا گیا تھا مشینری یوگوسلاویہ سے منگوائی گئی۔ چنانچہ یوگوسلاوی انجینئرز یہ مشینری نصب کرنے کے لئے گذشتہ تقریباً ایک سال سے وہاں مقیم ہیں تعمیر کا سارا کام لاہور ۴ کی ایک فرم موسومہ عمر سنز لمیٹڈ کے سپرد ہوا۔ یوگوسلاوی انجینئرز پاور ہاؤس میں ایک جنریٹر نصب کر چکے ہیں اور باقی دو جنریٹر نصب کر چکے ہیں۔

آپ کا بچہ دانت نکال رہا ہے؟

اسے "بے بی ٹانک" استعمال کرائیے

اس سے بچے نہ صرف دانت ہی آسانی سے اور جلد نکال لیتے ہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ دانت نکالنے کی تکالیف سے محفوظ رہتے اور خوب موٹے تازے ہو جاتے ہیں

قیمت ایک ماہ کورس -/۳ علاوہ خرچ پیکنگ و محصولڈاک

ایک درجن یا زیادہ پر ۲۵ فیصدی کمیشن مکمل فہرست ادویہ و شرائط ایجنسی خط لکھ کر طلب فرمائیں!

ڈاکٹر راحیہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

الفضل کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی مبارک تقریب منائی جا رہی ہے اس موقعہ پر حسب سابق اس دفعہ بھی الفضل کا خلافت نمبر شائع ہو گا جو نہایت اہم مضامین پر مشتمل ہو گا انشاء اللہ۔

چونکہ یہ نمبر یوم خلافت سے چند دن قبل شائع ہو جائے گا اور وقت بہت تھوڑا ہے اس لئے علمائے سلسلہ اور دیگر اہلِ قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے مضامین ارسال فرمائیں!

مشتہرین کے لئے بھی نادر موقع ہے انہیں فوراً اپنے اشتہارات کے آرڈر بک کروا لینے چاہئیں!

یوم تحریک جدید کے متعلق جماعتوں کی رپورٹیں

مرکز میں سب سے پہلے پہنچنے والی رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل ہے

۱- چک $\frac{270}{چک}$ ۲۷۰ چک پلو ضلع تھرپارکر۔ مکرمی صوفی غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مطلع فرماتے ہیں:-

"۴ بجے بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ مقامی میں زیر صدارت خاکسار جلسہ یوم تحریک جدید منعقد ہوا۔۔۔۔ اکثر احباب پہلے ہی وعدے ادا کر چکے ہیں۔ باقی صرف مالی کمزوری والے ہیں جنہوں نے اگست ستمبر کا وعدہ کیا ہوا ہے"

۲- پشاور۔ مکرم چوہدری فضل حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید مطلع فرماتے ہیں:-

"جماعت احمدیہ پشاور میں ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔۔۔ ۴۴ افراد سے کم و بیش وصولی ہوئی جس کا میزان ۱۲/ ۷۵۹ ہے اور نئے وعدہ جات ۱۲/ ۹۳ روپے کے ہیں"

۳- کوئٹہ:- مکرم محمد یٰسین صاحب سیکرٹری تحریک جدید مطلع فرماتے ہیں:-

"یکم مئی کی رات کو جماعت احمدیہ کوئٹہ کا مسجد احمدیہ کوئٹہ میں جلسہ ہوا۔۔۔۔ خاکسار نے تمام حلقہ جات کے سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان کو وعدہ جات اور لسٹیں دے دی تھیں۔ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ وصولی ہو سکے"!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

لیڈر بقیہ صـــ ۲

کچھ نہیں بگڑتا۔ بلکہ اس سے حق کی حقانیت زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ ایسے بے حقیقت لوگوں کا اولین مخالفین حق کی آغوش میں جا پڑنا بذاتِ خود حق کی حقانیت پر کھلی دلیل ہے۔ کیونکہ جو خرافات کا پلندہ وہ اپنے ساتھ لاتے ہیں وہ مخالفین کو ہی فائدہ پہنچا سکتا ہے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے ؏

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

اعلانِ نکاح

$\frac{4}{61}$ ۳۰ کو مولوی عبدالسلام صاحب کی لڑکی طیبہ بیگم کا نکاح ظفر احمد خاں صاحب ابن ظہور احمد خان صاحب سے دس ہزار مہر پر قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ نے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت فرمائے آمین +

(پیر معین الدین)